مالی سال کی کامیاب کارکردگی اور چندہ صد سالہ جوبلی کی طرف توجہ کی تحریک

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ / جولائی ۱۹۸۷ء بمقام بیت الفضل لندن)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:۔

جماعت احمدیہ کا مالی سال جو ۳۰ / جون کو ختم ہوا ہے چونکہ اس کے بعد آج یہ پہلا جمعہ ہے۔ اس لئے روایات کے مطابق انشاء اللہ اسی مالی سال کی کارکردگی سے متعلق چند باتیں میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

یہ مالی سال دنیا میں ہر جگہ ایک پہلو سے جماعت کے لئے کافی آزمائش کا سال تھا کیونکہ بہت سے ایسے دوسرے چندے تھے جن کا عام روزمرّہ کے چندوں کے علاوہ جماعت کے کندھوں پر مقدّس بوجھ پڑا اور اس کی وجہ سے خطرہ یہ تھا کہ جماعت اس دفعہ اپنا باقاعدہ ماہانہ چندہ اس ذمّہ داری سے ادا نہیں کر سکے گی جیسے پہلے کرتی رہی ہے۔ خصوصیت سے اس لئے کہ صد سالہ جوبلی کے قرب کی وجہ سے یہ دوہرا خطرہ تھا کہ بہت سی جماعتیں چونکہ اس چندے میں پیچھے رہ گئیں ہیں اور اس کا غیر معمولی بوجھ ہے عام روزمرّہ کے چندوں سے بعض صورتوں میں کئی گنا زیادہ چندہ صرف صد سالہ جوبلی کا دینے والا رہ گیا ہے اور سال صرف ایک باقی تھا۔

پاکستان میں خصوصیت سے یہ اس لئے زیادہ آزمائش کا سال تھا کہ پاکستان میں جو حالات ہیں غیر معمولی ان کی وجہ سے جماعت کی اقتصادیات پر بھی اس کا اثر ہے۔ ذہنی پریشانیوں

کے نتیجے میں ویسے بھی تجارتوں میں روزمرّہ کے مالی معاملات میں یکسوئی سے کام نہیں ہوسکتا پھر سینکڑوں ایسے افراد ہیں جن کو کلمہ شہادہ پڑھنے کے جرم میں قید کیا گیا اور ایسی حالت میں وہ قید میں گئے کہ پیچھے ان کی فصلیں اٹھانے والا بھی کوئی نہیں تھا، ان کے کام سنبھالنے والا کوئی نہیں تھا۔ جہاں جہاں جماعت کے بس میں تھا اس نے کوشش کی اور جہاں تک توفیق ملی ان کی مدد بھی کی گئی لیکن پھر ان کے اپنے کاموں کو نقصان پہنچا جنہوں نے دوسری طرف توجہ دی تو اس لحاظ سے جماعت احمدیہ پاکستان کے لئے یہ غیر معمولی آزمائش کا سال تھا۔

ایک اور پہلو سے اس لئے بھی کہ اگر چہ جوبلی کے چندے میں بیرون پاکستان اور اندرونِ پاکستان اس سال کے آغاز پر کم وبیش ادائیگی کی ایک ہی نسبت تھی یعنی اگر پاکستان میں ساٹھ فیصد کل چندے کی ادائیگی ہوئی تھی تو بیرونِ پاکستان بھی کم وبیش ایک دو فیصد کے فرق سے یہی تناسب تھا لیکن بیرونِ پاکستان اس چندے کی ادائیگی کی طرف پاکستان کے مقابل پر بہت کم توجہ دی گئی یہاں تک کہ پاکستان اس سال کی ادائیگی میں تمام دنیا کی تمام جماعتوں سے آگے بڑھ گیا ہے۔ تو اس خیال سے کئی مالی نظام سے تعلق رکھنے والے مجھے دعا کے لئے بھی لکھتے رہے خاص طور پر ناظر صاحب بیت المال۔ اس دفعہ تو ان کی آواز میں کوئی ضرورت سے زیادہ ہی بیقراری آگئی تھی۔ ہمیشہ وہ مجھے سال کے اختتام سے چند مہینے پہلے اس نیت سے پریشان کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ دعاؤں کی طرف توجہ ہو اور ہر دفعہ ڈراتے ہیں کہ اس دفعہ کچھ زیادہ ہی صورتحال خراب ہے۔ مگر اس دفعہ ان کی آواز میں واقعی خوف تھا۔ پہلے تو نظر آجاتا تھا کہ صرف دعا کی تحریک کی خاطر کہہ رہے ہیں لیکن اس دفعہ کے جو ان کے خطوط تھے ان میں تو Panic آگئی تھی اور واقعی بات ہی ایسی تھی کیونکہ بعض چندے مختلف قسم کے ہیں ان میں سے بعض چندے گزشتہ سالوں کی نسبت سے بہت ہی پیچھے رہ گئے تھے اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ ایک دو مہینے کے اندر اب ناممکن ہو جائے گا کہ یہ چندے ادا ہوں۔

بہر حال جن جن دوستوں نے مجھے یہ توجہ دلائی ان کو میں نے یہی لکھا کہ اس دفعہ بھی ہو جائے گا جو تم سمجھتے ہو کہ نہیں ہوگا۔ وجہ یہ ہے کہ پہلے بھی انسانی کوششوں سے نہیں ہوتا رہا۔ پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی خاص نصرت اور تائید سے ہی ایسا ہوا ہے۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ ہماری کوششوں سے سب کچھ ہو رہا ہے تو دنیا میں اتنا عظیم مالی نظام چلانا اتنی غریب جماعت کے لئے اور پھر ہر سال قدم آگے

بڑھانا یہ ناممکن ہے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔

اس وقت عرب دنیا میں بہت کثرت سے ایسے لوگ ہیں جن میں سے ایک ایک تمام جماعت کے تمام چندوں سے بڑھ کر اگر چاہے تو خدمتِ دین میں خرچ کرسکتا ہے اور سال میں ایک دفعہ نہیں ہر مہینے اس سے زیادہ خرچ کرسکتا ہے۔ بعض ایسے ہیں کہ ہر ہفتے اتنا خرچ کر سکتے ہیں اور پھر بھی ان کو فرق نہ پڑے۔ اس لئے ایک غریب جماعت کے لئے ،ایک عالمگیر غریب جماعت کے لئے اتنی عظیم مالی قربانی کو ہمت اور وفا کے ساتھ جاری رکھنا ایک بہت بڑی چیز ہے اور بوجھ اتنا زیادہ بعض دفعہ محسوس ہوتا ہے کہ واقعی اگر ایک انسان پورا ایمان نہ رکھتا ہو اس کا دل ڈول جائے گا کہ اب تو ادائیگی ہماری استطاعت سے باہر چلی گئی ہے۔

اس کے باوجود خدا نے فضل فرمایا اور کل جو پاکستان سے بذریعہ فون اطلاع ملی ہے اس کے مطابق خدا کے فضل سے پاکستان نے سابقہ روایات کو قائم رکھا ہے اور ہمیشہ کی طرح وعدوں سے آگے قدم بڑھایا ہے پیچھے نہیں ہٹے۔ اس لئے ایک تو یہ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کا مقام ہے جتنا بھی خدا کا شکر ادا کیا جائے اتنا کم اور جتنا بھی شکر ادا کیا جائے اتنا وہ زیادہ عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میرا شکر کرو گے میں تمہیں بڑھاتا چلا جاؤں گا۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراہیم:۸) اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں اسی نسبت سے تمہیں اور زیادہ عطا کرتا چلا جاؤں گا۔ تو خدا تعالیٰ کے شکر کا ایک تو ویسے بھی موقع ہے قطع نظر اس کے کہ خدا تعالیٰ اس کے نتیجے میں زیادہ عطا کرتا ہے کہ نہیں عطا کرتا۔ مومن کے اندر احسان مندی کا جذبہ پایا جاتا ہے اور وہ احسان منداس نیت سے نہیں ہوا کرتا کہ اس احسان مندی کے بعد کچھ زیادہ ملے گا اور خدا تعالیٰ کے تو اتنے احسانات ہیں کہ سابقہ کا ہی حق ادا کرتا رہے انسان تو لاکھوں کروڑوں زندگیاں بھی پائے تب بھی وہ حق ادا نہیں کر سکتے۔ اس لئے یہ کہنا کہ اب حق ادا کر دیا اب ہمیں اس کے بدلے مزید دے اس مطالبے کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

پس مومن کو تو اپنی نیت یہی رکھنی چاہئے کہ ہم جذبہ احسان مندی کے تابع جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے اس کی حمد و ثناء کے گیت گائیں اس کا شکر ادا کریں۔ پل پل ذہن اس کی طرف لوٹے اور حمد کے ترانے گائے۔ اس نیت کے ساتھ شکر کرنا چاہئے لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ خدا تعالیٰ

کا شکر خواہ کسی نیت سے کیا جائے وہ ایک ایسا موتی ہے جو عطا کے لئے بہانے ڈھونڈتا ہے اس لئے اس نے عطا پھر بھی کرنا ہی کرنا ہے اور اسی سال اس کے میں نے کثرت سے نظارے دیکھے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مختلف ممالک میں مختلف حالات ہیں بعض جگہ کثرت سے بعض دوستوں کو پریشانیاں بھی ہیں اور پھر ان کے حالات میں اونچ نیچ آتا رہتا ہے کسی اچھے وقت میں زیادہ وعدہ کر بیٹھے جوش سے محبت سے اس امید پر کہ یہ اچھے دن جاری رہیں گے اور کچھ دن کے بعد نوکری نہیں ملی کوئی اور جو ذریعہ تھا معاش کا وہ ہاتھ سے جاتا رہا۔ باقی ساری باتیں بھول گئے لیکن چندے کا بوجھ ذہن میں سب سے اوپر رہا اور سب سے زیادہ اس فکر میں غلطاں ہو گئے کہ ہم چندہ کس طرح ادا کریں گے۔

چنانچہ ایسے لوگوں کے بھی خط ساتھ آنے شروع ہو جاتے ہیں جوں جوں مالی سال اختتام کو پہنچ رہا ہوتا ہے ایک طرف بیت المال کی طرف سے خط آرہے ہوتے ہیں۔ ایک طرف ایسے مخلصین کے خط آرہے ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں اتنے ہمارے مہینے رہ گئے اتنے مہینے رہ گئے اور ابھی تک کوئی انتظام نہیں۔ پھر ان کے خط آنے شروع ہو جاتے ہیں کہ کس طرح حیرت انگیز طور پر اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا اور صرف انتظام ہی نہیں فرمایا بلکہ ان کے جو زائد بوجھ تھے وہ بھی اتار دیئے۔ جو کچھ خدا کے حضور انہوں نے پیش کیا اس سے بھی زیادہ خدا تعالیٰ نے عطا فرما دیا اور جو پہلا پیش کیا وہ بھی خدا کے فضل سے کیا ورنہ ان کے پاس کوئی سامان نہیں تھا۔ ایسے حیرت انگیز سلوک اللہ تعالیٰ ساری دنیا میں خدا کی خاطر مالی قربانی کرنے والی جماعت سے اور جماعت کے افراد سے کر رہا ہے کہ اس کے بعد کسی شک کی کسی وہم کی گنجائش ہی باقی نہیں رہتی کہ ہم تو بے سہارا جماعت ہیں، ہمارا کوئی مولا نہیں ہے۔ ہمارا ایک ایسا مولا ہے جو زندگی کے ہر موڑ پر ہماری حفاظت کرتا ہے۔ ہمارا ایک ایسا مولا ہے جو لمحہ لمحہ اپنے قرب کا احساس دلاتا چلا جاتا ہے فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ (البقرہ: ۱۸۷) کے طور پر ہم اسے دیکھتے ہیں اور ہمیشہ اس کے قرب کے جلوے مختلف شکلوں میں جماعت احمدیہ پر اور احبابِ جماعت احمدیہ پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔

پس اس سال کی جو کامیابی ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہوئی اور چونکہ بعض جماعتوں نے باقی دوسری جماعتوں کی نسبت زیادہ قربانی سے کام لیا ہے اس لئے ساری دنیا کی جماعتوں کا فرض ہے کہ ان کو خاص طور پر دعاؤں میں یاد رکھیں۔ سب سے زیادہ تکلیف بھی راہِ خدا

میں اس وقت پاکستان کے احمدی اٹھا رہے ہیں۔ سب سے زیادہ قربانیوں میں بھی اس وقت پاکستان کے احمدی آگے بڑھ چکے ہیں اس لئے سب سے زیادہ ان کا حق ہے کہ ان کو آپ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اگر آپ ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں گے تو اللہ کے فرشتے آپ کو دعاؤں میں یاد رکھیں گے کیونکہ یہی وہ دستورالعمل ہے روحانی دنیا کا جس کی حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے ہمیں خبر دی۔ اپنے بھائی کے لئے اگر فکر سے کوئی دعا کرتا ہے، دل کی لگن کے ساتھ خلوص اور محبت کے ساتھ تو ویسے ہی اس پر آسمان دعائیں کر رہا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر اُس کا اجر خدا کے ہاتھ میں ہے وہ دوسرے کی فکر میں رہتا ہے خدا کے فرشتے یعنی مراد یہ ہے خدا کا سارا نظام اس کی فکر میں ہو جاتا ہے۔ تو اس طریق پر ہم جو بھی دعائیں کریں گے اپنے بھائیوں کے لئے وہ لوٹیں گی ہماری طرف ہی اور جب بھی خدا کے نظام سے ٹکرا کر چیزیں لوٹا کرتیں ہیں یاد رکھیں وہ کم ہو کے نہیں لوٹا کرتیں۔ ہمیشہ بڑھ کہ لوٹتی ہیں۔ یہی وہ فرق ہے جو دنیاوی اور آسمانی نظام میں ہے۔

دنیاوی نظام میں کوئی چیز بھی جو کسی جگہ سے ٹکرا کر آتی ہے بڑھ کر نہیں آتی اس میں کوئی نہ کوئی کمی آجاتی ہے۔ اس لئے شعاعیں جو آسمان کے پردوں سے ٹکرا کر واپس زمین کی طرف لوٹتی ہیں، ریڈیائی شعاعیں ہوں یا دوسری بسا اوقات ان کو Boost کرنے کے لئے دنیا میں مختلف کلیں لگائی جاتی ہیں تا کہ وہ جو کمزوری بار بار ٹکراؤ میں اور لوٹنے سے ان کے اندر پیدا ہو جاتی ہے یا سفر کے نتیجے میں وہ دور ہونی شروع ہو جائے یا وہ دور ہو کر مزید قوت کا اس میں اضافہ ہو جائے ہے لیکن یہ اللہ کی عجیب شان ہے کہ روحانی نظام میں اور دعاؤں کے نظام میں جب خدا مومن کے خلوص کے جذبات کو لوٹاتا ہے تو بہت زیادہ بڑھا کہ لوٹاتا ہے۔ بوسٹر تو لگے ہوئے ہیں لیکن وہ آسمان پر لگے ہوئے ہیں ہماری پہنچ سے بہت باہر اور بہت بالا لیکن ایسا زبردست یہ بوسٹنگ کا نظام ہے کہ بعض دفعہ چھوٹی سی نیکی غیر معمولی طور پر عظمت اختیار کر جاتی ہے خدا کے ہاں اور جب وہ واپس آتی ہے انسان تک تو اس کی شکل بھی نہیں پہچانی جاتی ایسی اس میں حیرت انگیز حسین تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں ایسی قوت پیدا ہو جاتی ہے، ایسی عظمت آجاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کریں ان کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی کیونکہ بیرونی جماعتوں کو بعض معاملات میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی ہیں۔

خصوصیت سے صد سالہ جوبلی کی طرف میں آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ ابھی تقریباً ساٹھ

فیصدی سے زیادہ نہیں ہوا گزشتہ چودہ یا پندرہ سالوں میں بیرونی جماعتوں کا چندہ۔ یہ چندہ جیسا کہ میں نے ایک دفعہ پچھلے خطبے میں بھی بیان کیا تھا جو جوبلی کا چندہ ہے اس کا تخمینہ آج سے بہت پہلے لگایا گیا تھا یعنی آج سے تقریباً دس بارہ سال پہلے جو وعدے موصول ہوئے ان پر بناء کرتے ہوئے بجٹ بنا ہے۔ اس وقت اگر بیرونی جماعتوں کا پانچ کروڑ کا وعدہ تھا تو جب ہم کہتے ہیں کہ پچاس فیصدی وصولی ہوئی تو مراد یہ ہے کہ اڑھائی کروڑ وصولی ہوئی لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ گزشتہ دس بارہ سال میں چندہ دینے کی جماعت کی صلاحیت میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ بعض صورتوں میں تو گزشتہ چار پانچ سال کے اندر ہی تین تین چار چار گنا چندہ بڑھا ہے لازماً اس کا مطلب یہ ہے کہ نئے چندے دینے والے بھی داخل ہوئے اور پُرانے نسبت سے کم چندہ دینے والے بھی آگے بڑھے ہیں۔ تقویٰ کا معیار آگے بڑھا ہے، دین سے محبت آگے بڑھی ہے۔ بہر حال جب باقی سب چندوں میں کئی کئی گنا اضافہ ہو چکا ہے اور گزشتہ چار پانچ سال کے اندر۔ تو دس بارہ سال کے اندر، آپ اندازہ کر سکتے ہیں کم و بیش دس بارہ سال کا عرصہ ہوگا کہ جماعت کے اندر نئی توفیقات میں کتنا اضافہ ہوا ہوگا ہے۔

پس اس نقطۂ نگاہ سے اگر دیکھیں تو بیرونی جماعتوں کا ساٹھ فیصد کے قریب جوبلی کو چندہ ادا کرنا ایک فرضی عدد ہے۔ آج اگر جائزہ لیا جاتا اور آج تحریک ہوتی تو پانچ کروڑ کی بجائے مجھے یقین ہے کہ بیس کروڑ کے قریب وعدے ہوتے تو عملاً اگر آپ نے تین کروڑ ادا کیا ہے تو بیس کے مقابل پر تین کیا ہے نہ کہ پانچ کے مقابل پر لیکن اس کے باوجود بعض بیرونی جماعتیں ایسی ہیں، یورپ میں ہیں مثلاً جو خدا کے فضل سے اپنی توفیق کے مطابق اور بعض جگہ اپنی توفیق کو کھینچ کر آگے بڑھ رہی ہیں اور ادائیگیوں میں خدا کے فضل سے صف اول میں ہیں۔ ان پر کسی اور وجہ سے انتظامیہ کی غفلت کی وجہ سے یاد دہانی کی کمی کی وجہ سے یہ بوجھ اچانک پڑ گیا ہے۔ ان کو گویا اب یاد آیا کہ او ہو! ہم نے تو ایک بہت بڑا چندہ ادا کرنا تھا جو پہلے کرنا چاہئے تھا۔ اب وقت تھوڑا رہ گیا ہے تو ہمیں یاد کرایا جا رہا ہے۔ اس لحاظ سے وہ ان کی حالت خاص دعا کی محتاج ہے۔ مگر تمام دنیا میں اس چندے کی طرف اب خصوصی توجہ دینے کا وقت آ گیا ہے اب تو آج اور جوبلی کے سال کے درمیان وقت ہی کوئی نہیں رہا۔ سارے جو پروگرام بنائے جا رہے تھے اب ان پروگراموں پر عمل درآمد کا وقت ہے اور تیزی سے وہ اخراجات کا مطالبہ کر رہے ہیں اور اگر اب تاخیر کر دی گئی تو خطرہ ہے کہ وقت پر ہم

ان کاموں کو ختم نہیں کرسکیں گے۔اس لئے دعا کریں اور حوصلہ کریں۔ جو پاکستان کے حالات میں نے بیان کئے ہیں اس لئے بتائے ہیں تا کہ آپ کے اندر حوصلہ پیدا ہو اور توکل پیدا ہو۔آپ اگر اخلاص کے ساتھ یہ نیت کرلیں کہ ہم نے تمام بقایا ادا کر دینے ہیں اور شرح کے مطابق چندوں میں کمی نہیں آنے دینی اور دعا کریں اور اخلاص کے ساتھ اپنے دل کو اس خیال سے منسلک کرلیں باندھ لیں یعنی اٹھتے بیٹھتے خود بخود ذہن اس ذمہ داری کی طرف منتقل ہونا شروع ہو جائے۔ یہ آپ کریں تو باقی سارے کام خدا کی تقدیر کرے گی اور بالآخر جب آپ سب ادائیگیوں سے فارغ ہوں گے تو مالی لحاظ سے پہلے سے بہتر حالت ہوگی بدتر حالت نہیں ہوگی۔

یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کیونکہ ساری دنیا میں، سالہا سال کا تقریباً ایک صدی کا تازہ تجربہ ہے اسی طرح خدا سلوک فرمایا کرتا ہے۔ ہماری کم ہمتی حائل ہو جائے تو ہو جائے ورنہ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی رحمت کا تعلق ہے، اس کی عطا کا تعلق ہے وہ کبھی بھی اپنی راہ میں مالی قربانی کرنے والوں کو خالی ہاتھ نہیں رہنے دیا کرتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور جماعت جو اس وقت ایک نشان بنی ہوئی ہے دنیا میں مالی قربانی کے لحاظ سے، جماعت کا یہ اعجاز ہر حال میں، ہر صورت میں چاہے خزاں کے دن ہوں خواہ بہار کے دن ہوں ہمیشہ پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ چمکتا رہے۔آمین۔